مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۳ ماہ وفا۔ آج ½ ۷ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضور کی طبیعت کل جیسی ہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۳ ماہ وفا۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ معہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب آج لاہور سے تشریف لے آئی ہیں۔ میاں نعیم احمد کی طبیعت اب اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت آج نسبتاً اچھی ہے بخار میں کمی ہے زکام اور جسم کے درد میں بھی کمی ہے۔ البتہ کمزوری کافی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اچھی ہے — صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے سر کے پھوڑے کو چیرنے اور مواد نکل جانے کی وجہ سے کافی افاقہ ہے۔ بخار میں بھی پہلے سے کمی ہے۔

کل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج معہ بیگم صاحبہ و بچگان شملہ تشریف

جلد ۳۲ | ۱۵ ماہ وفا ھ ۱۳۲۳ش | ۲۳ رجب ۱۳۶۳ھ | ۱۵ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۴

جماعت احمدیہ کے خلاف "ویر بھارت" کے مضامین

(۳)

اخبار "ویر بھارت" میں پہلا اعتراض قادیان میں میونسپل مشترکہ انتخاب پر کیا گیا ہے۔ کہ یہ فرقہ وارانہ کیوں نہیں۔ تعجب ہے۔ کانگرسی اور ہندو اخبارات گورنمنٹ پر تو عموماً زور دیتے رہتے ہیں۔ اور ابھی تک اس مطالبہ سے دستکش نہیں ہوئے۔ کہ انتخابات ہر جگہ مشترکہ ہونے چاہئیں لیکن "ویر بھارت" میں جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کیا "ویر بھارت" کا یہ منشاء ہے۔ کہ انتخابات کا معاملہ اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔ اور وہ جہاں مشترکہ انتخاب کے ذریعہ دوسروں کو نقصان پہنچا سکے۔ وہاں مشترکہ انتخاب جاری کر دے۔ اور جہاں جداگانہ انتخاب سے اس کا مطلب حل ہوتا ہو۔ وہاں جداگانہ انتخاب رکھ دے۔

پھر لکھا ہے "کمیٹی کے سات ممبروں میں سے پانچ احمدی ہیں۔ ایک ہندو اور ایک نامزد سکھ"۔ مگر اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔ قادیان کمیٹی کی حدود میں آبادی ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کی رو سے سب ذیل ہے:—

(۱) مسلمان جن میں احمدی اور غیر احمدی شامل ہیں:—	۹۲۳۶
(اس میں سے قریباً ۸۰۰۰ احمدی ہیں)	
(۲) ہندو	۷۶۳
(۳) سکھ	۳۴۱
(۴) عیسائی وغیرہ	۷۶
کل	۱۰۴۰۶

ان اعداد کی رو سے ہندوؤں اور سکھوں کو ملا کر سات نشستوں میں سے ایک بھی پوری ان کے حصہ میں نہیں آتی۔ مگر حالت یہ ہے کہ وہ دو نشستوں پر قابض ہیں۔ جن سے ایک کو تو ہندوؤں نے خود انتخاب کر کے پُر کیا۔ اور ایک سکھ کو سرکاری طور پر نامزد کیا گیا۔ پس اُن کی نمائندگی تو حق سے زیادہ موجود ہے۔ مگر اس کا کیا علاج۔ کہ "ویر بھارت" نے لکھا۔ "احمدی ایک نمک کی کان ہیں۔ اور ہندوؤں اور سکھوں کے نمائندے

ع۔ ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

کے مصداق بن گئے ہیں"۔ یہ تو ان سے یا انہیں منتخب کرنے والوں سے پوچھ لیا جائے کہ کیا وہ نمک ہو گئے ہیں یا نہیں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے یہ لوگ پوری طرح اپنی قوموں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہاں غالباً اُن چند لوگوں کے ساتھ شامل نہیں۔ جن کا کام ہی یہ ہے۔ کہ قادیان میں کوئی نہ کوئی خرخشہ کھڑا رہے۔ اور ان کو اس کا پروپیگنڈا کر کے روپیہ ملتا رہے۔ لیکن اگر احمدی بقول ان کے نمک کی کان ہی ہیں۔ تو ان کا مرض لاعلاج ہے۔ کیونکہ آئندہ بھی جو اس کان میں جائے گا۔ اس ضرب المثل کے ماتحت جس کو "ویر بھارت" نے بطور ایک صداقت پیش کیا ہے۔ نمک بن جائیگا۔ اس کے بعد یہ رونا رویا گیا ہے۔ کہ کمیٹی کی ملازمتوں میں بھی غیر احمدیوں کو مناسب حصہ نہیں ملتا۔ اس بارہ میں مندرجہ ذیل اعداد و شمار قابل ملاحظہ ہیں۔

قادیان میں احمدیوں کی آبادی اسّی فی صدی اور دوسروں کی بیس فی صدی ہے۔ مگر کل ملازمتوں میں سے (جن میں ادنیٰ ملازمتیں شامل نہیں ہیں) احمدی 19 اور غیر احمدی ۱۰ ہیں۔ گویا بجائے اسّی فی صدی کے احمدی 65.5 فی صدی اور دوسرے بجائے ۲۰ فیصدی کے 34.5 فیصدی ہیں۔ یہ صورت حال محض ملازمین کی تعداد کے لحاظ سے ہی نہیں۔ بلکہ تنخواہ کی رو سے بھی احمدی ۵۷۸ روپے اور غیر احمدی ۲۲۰ روپے ماہوار لے رہے ہیں۔ گویا احمدیوں کو ۸۰ فی صدی کے بجائے 72.5 اور غیر احمدیوں کو بجائے ۲۰ فی صدی کے 27.5 مل رہے ہیں۔ یہ ایسا ریکارڈ ہے۔ کہ اگر کسی میں ذرہ بھر بھی انصاف کا مادہ ہو۔ تو وہ احمدیوں کی اکثریت کی رواداری کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مگر جن کی غرض ہی محض پروپیگنڈہ ہو۔ اور جھوٹ سچ کی کچھ پروا نہ ہو۔ ان کا کوئی علاج نہیں۔

ایک اعتراض وارڈوں کی تقسیم کے متعلق کیا گیا۔ کہ تقسیم ایسی ہے۔ جو احمدیوں کے لئے مفید ہے۔ مگر وارڈوں کے مقرر کرنے میں کمیٹی کا کوئی دخل نہیں۔ یہ وارڈ حکام نے کمیٹی کے ۱۹۲۸ء میں وجود میں آنے سے پہلے مقرر کئے تھے۔ اور آج تک ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ اب یہ اعتراض سوجھا ہے۔ بہرحال یہ کام حکام کا ہے۔ لیکن معترضین کو خیال رہے۔ کہ اسّی فی صدی حق احمدیوں کا ہے۔ وارڈوں کی کوئی بھی تقسیم ازروئے انصاف ہو۔ ان کو ۲۰ فی صدی سے زیادہ نیابت نہیں دلا سکتی۔ حالانکہ اس وقت وہ اپنے حق سے بہت زیادہ لے رہے ہیں۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ "احمدیوں کے محلوں میں پکے فرش ہیں۔ صاف نالیاں ہیں۔ اور بجلی کی روشنی بھی بہشتی مخلوق کے حصے میں آتی ہے"۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب "ویر بھارت" یا کوئی اور انصاف پسند انسان موقعہ پر حالات کا مطالعہ کرے۔ تو اُسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس اعتراض میں کس قدر حقیقت ہے۔ احمدیوں کی خالص آبادی پُرانے قصبہ سے باہر ہے۔ اس حصہ میں پکے فرش کا تو کہیں نام تک نہیں۔ پختہ نالیاں بھی بہت کم ہیں۔ مگر پرانے قصبے میں جہاں احمدیوں اور غیر احمدیوں کی مشترکہ آبادی ہے۔ قریباً سب فرش پختہ ہیں۔ اور نالیاں بھی ہیں۔ یہ کام کچھ کمیٹی نے کیا اور کچھ پہلے کا ہے۔ پُرانے قصبہ میں بجلی بھی لگی ہوئی ہے۔ مگر باہر کے چھ سات احمدی محلوں میں سوائے ریلوے روڈ کے جو ریلوے سٹیشن سے پرانی آبادی کو جاتی ہے۔ اور جو سارے شہر کی مشترکہ سڑک ہے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر: غلام نبی

کہیں بجلی نہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی سارے شہر میں بجلی لگوانے کے لئے تیار ہے۔ مگر محکمہ بجلی بجلی مہیا کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور مٹی کا تیل بھی مشکل سے اور ضرورت سے بہت کم مل رہا ہے۔ جو لیمپ ہیں وہ مناسب مقامات پر لگائے گئے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ پرانی آبادی میں بہ نسبت خالص احمدی محلوں کے روشنی اور صفائی کا انتظام بہتر ہے۔

ایک یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ متعدد اشیاء مثلاً الی۔ میتھے۔ سولف دھنیا وغیرہ پر دو روپے فی من ٹیکس چونگی لگا رکھا ہے۔ مگر یہ بھی سراسر غلط بیانی ہے۔ محصول دھنیا پر بارہ آنے فی من ہے اور سولف پر آٹھ آنے فی من ہے۔ البتہ الی پر دیگر دیسی ادویات کے ساتھ دو روپے من کا محصول ہے۔ مگر یہی محصول بڑی قیمتی ادویہ پر ہے۔ بایں ہمہ کمیٹی نے ایک ایسی سب کمیٹی بنائی ہے۔ جو غور کر رہی ہے۔ کہ جن اشیاء پر شرح محصول زیادہ ہو۔ ان سے کم کی جائے۔ اور جن پر کم ہو زیادہ کی جائے بعض اشیاء پر ممکن ہے دوسری جگہ شرح محصول نسبتاً کم ہو۔ مگر ایسی بھی بہت سی چیزیں ہیں۔ جن پر دوسری جگہ میں زیادہ محصول ہے۔

ایک عجیب بات یہ لکھی ہے۔ کہ قادیان کی اقلیت کم و بیش ۲۸۰۰۰ روپیہ سالانہ کمیٹی کو ادا کر رہی ہے۔ حالانکہ کمیٹی کی سال گزشتہ کی ساری آمد جو کہ پچھلے تمام سالوں سے بڑھ کر رہی ہے ۳۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس میں سے ۹۰۰۰ کے قریب ہوس ٹیکس کی آمد ہے۔ اور ۳۰۰۰ کے قریب لائسنسوں اور مذبح جات کی۔ چونگی کی آمد ۲۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ ان تمام ٹیکسوں کا بحیثیت مجموعی کم از کم ۸۰ فی صدی احمدی ادا کرتے ہیں۔ پھر نہ معلوم اس کل ۳۳۰۰۰ میں سے ۲۸۰۰۰ کس طرح غیر احمدی اقلیت ادا کرتی ہے۔ یہ منطق کسی خاص دماغ سے ہی نکل سکتی ہیں۔

ہم نے اصل واقعات پبلک کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ کوئی شخص حکومت کیطرف سے یا پبلک کی طرف ان کی صداقت کے متعلق جس طرح چاہے اطمینان کر سکتا ہے

پیغامیوں کی افترا پردازی کیخلاف اظہار نفرت

۸ جولائی کو بعد از نماز جمعہ جماعت احمدیہ بہاولنگر کا جلسہ زیر صدارت حافظ نور الٰہی صاحب ہیڈ کلرک بہاولنگر ڈویژن منعقد ہوا۔ جس میں ۲۸ جون ۱۹۴۴ء کے پیغام صلح کے اس پُر افترا مضمون کے متعلق جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نسبت یہ لکھا گیا ہے۔ کہ حضور نے نعوذ باللہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہین کی سخت نفرت کا اظہار کیا گیا۔ کیونکہ یہ محض ایک جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ نیز حضور کے اس خطبہ کی جس کے متعلق یہ افترا کیا گیا ہے وضاحت کی گئی (سیکرٹری)

عربی تقاریر کا پہلا انعامی مقابلہ

سابقہ اعلان کے مطابق انشاء اللہ العزیز ۲۳ ماہ جولائی ۴۴ء کو عربی تقاریر کا انعامی مقابلہ نو بجے صبح جامعہ احمدیہ کے وسیع احاطہ میں منعقد ہوگا۔ شامل ہونے والے طلبہ کو چاہیئے۔ کہ اپنے نام اور اپنا اختیار کردہ عنوانِ تقریر ۲۰ جولائی تک دفتر جامعہ میں پہنچا دیں۔ اس مقابلہ میں سکولوں اور کالجوں کے سب طالب علم شریک ہو سکتے ہیں۔ اول و دوم رہنے والے طالب علم کو حسب فیصلہ جج صاحبان اسی وقت انعام دیا جائے گا۔ خاکسار ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

قائدین خدام کو امتحان نظام نو میں شامل کرنیکی پوری کوشش کریں

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

معراج شریف

۱۲ جولائی دہلی ریڈیو سٹیشن سے مولوی احمد سعید صاحب (کیا یہی مولوی صاحب جو کئی سوفقہ پر دازوں کے لاؤ لشکر کے ساتھ سٹیج کے پچھلی طرف سے جلسہ احمدیہ دہلی میں آ گئے تھے؟) کی ایک تقریر معراج رسول پر نشر ہوئی۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ جیسے نوح کے لئے طوفان۔ ابراہیم کے لئے آگ کا گلزار ہونا۔ موسےٰ کے لئے دریا سے صحیح سالم گزرنا اور فرعون کا مع لشکر ڈوب مرنا ایک امتیازی واقعہ ہے۔ ایسا ہی معراج حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ حالانکہ جو کچھ انہوں نے بیان کیا وہ تو محض عجوبہ پسندی ہے۔ یوں کہتے کہ معراج میں اسلام کی آئندہ تا یوم القیام ترقیات کا نظارہ دکھایا گیا تو ایک بات بھی ہوتی۔

مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ آپ ام ہانی کے ہاں سو رہے تھے۔ جو روح الامین خانہ کعبہ میں لے گئے۔ وہاں نماز پڑھی۔ اور بعد اذاں آپ کا سینہ مبارک چیر کر آپ کے دل کو ایک طشت میں رکھ کر آب زمزم سے دھویا گیا۔ مولوی صاحب نے یہ نہ بتایا۔ کہ جب سینہ مبارک چیر کر اس میں سے دل کے مضغہ کو الگ کرنے کی حضور انور کی صحت و عافیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ تو اسے باہر نکال کر مادی رنگ میں دھونے سے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اندر ہی رکھ کر یہ کام ہو سکتا تھا۔ دراصل یہ نافہمی کی دلیل ہے۔ اس کشفی نظارہ میں تو یہ ظاہر کیا گیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آئینہ قلب کو انوار الٰہی کے جذب کے لئے زیادہ سے زیادہ روشن و مجلی کر دیا گیا۔ اسکے لئے کسی مادی اپریشن کی ضرورت نہ تھی اور نہ مضغہ گوشت کو پانی سے بظاہر دھو دینے سے روحانیات پر کوئی نتیجہ مترتب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آگے چل کر مولوی صاحب کو کہنا پڑا۔ کہ آپ نے جو سود خواروں کو خون کی نہر میں ڈبکیاں کھاتے دیکھا۔ اور اسی طرح کے دیگر مجرموں کو عذاب پاتے ملاحظہ فرمایا یہ سب کچھ عالم مثال میں مثالی رنگ تھا۔ جب یہ مثالی روحانی نظارہ تھا۔ تو گویا تسلیم کر لیا گیا۔ کہ معراج ایک عظیم الشان روحانی مکاشفہ تھا اور یہی حق ہے۔

اس کے بعد آپ نے بتایا کہ خانہ کعبہ سے فلسطین کی مسجد اقصےٰ میں برق رفتار سواری پر جا کر آپ عرش تک پہونچے۔ جس کا بہت کچھ ڈھانپا ہوا تھا۔ مگر حضور کی نگاہ نے سب کچھ دیکھ لیا۔ نگاہ کا لفظ تو دو تین بار استعمال کیا۔ مگر یہ ذکر نہ کیا۔ کہ قرآن مجید میں ما کذب الفؤاد ما رأی آیا ہے۔ یعنی یہ نظارے دل کی آنکھ نے دیکھے۔ اور پہلے قلب مبارک کا متجلی کیا جانا اور پھر اس کے ذریعہ یہ نظارہ پانا معراج کی حقیقت پر روشنی ڈال رہا ہے۔ مولوی صاحب نے یہ نکتۂ معرفت اپنی طرف سے بیان کیا۔ کہ معراج لنریہ من آیاتنا کے لئے تھا اور آخر میں لقد رأی من آیٰت ربہ الکبریٰ آیا ہے۔ اور حکمت یہ تھی۔ کہ محمد رسول اللہ نے اپنی امت کے لوگوں کا خداوند عالم سے ایک سودا چکایا یعنی مال و جان ان کے دلوا دیئے اور ان کے بدلے میں جنت لے دی۔ اب خیال آیا۔ کہ سودا تو ہو گیا۔ لیکن اگر کوئی پوچھے گا۔ کہ آپ نے وہ مال مبیعہ دیکھا بھی ہے۔ تو آپ نے معراج کے ذریعہ جنت کی سرزمین اور اس کی انہار و باغات دیکھے۔ گویا موقعہ کا اطمینان کے لئے ملاحظہ کیا۔ خوب مولوی صاحب کے خیال میں یہ بھی مربعے تھے۔ جس میں دیکھ بھال کی ضرورت تھی۔ گو بعد از وقت [illegible] ان علمائے کرام کی آنکھیں کھلے۔ اور وہ اسلام اور رسول اکرم کی شان کے مطابق واقعات کو اصل رنگ میں دیکھیں۔ اور ایسی باتیں نہ کریں۔ جس سے غیر اقوام کو ہنسی [illegible] کا موقعہ ملے۔ آخر میں مولوی صاحب نے بتایا کہ بیت المقدس میں سب انبیاء کرام منتظر تھے اور یہ گفتگو کہ دیکھئے امام صلوٰۃ کون مقرر ہوتا ہے کہ حضور انور کی سواری پہنچی اور روح الامین نے [illegible]

آفاقہا گردیدہ ام۔ مہر بتاں ورزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام۔ لیکن تو چیزے دیگری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے سفر انگلستان کی ڈائری کا ایک ورق

بابیوں اور بہائیوں کے مرکز کے چشم دید حالات

خدا تعالےٰ خاص اجر دے مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو جنہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ۱۹۲۴ء کے سفر ولائت میں باوجود اپنی دوسری خدمت گزاریوں کے مفصل ڈائری قلم بند کرنے کا بھی اہتمام رکھا۔ اور اس طرح نہ صرف سفر کے دوران میں جماعت کے لئے روحانی غذا بہم پہنچاتے رہے۔ بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی نہایت قیمتی سرمایہ جمع کیا۔ چونکہ بعض دفعہ مرور زمانہ سے حالات بھول جاتے ہیں۔ اس لئے مکرم شیخ صاحب کی اس زمانہ کی ڈائری سے ذیل کے حالات لکھے جاتے ہیں

"۱۱ اگست ۱۹۲۴ء۔ برٹش چوکی سے نکل کر ایک مقام آیا۔ جس کے متعلق موٹر ڈرائیور نے کہا۔ "ھذا بھجۃ۔ نیہ عجم مجبوس" اس کی بات کو ہم نے سمجھا نہیں اور آگے نکل گئے۔ کیونکہ جس جگہ کے لئے سیدنا حضرت اقدس نے ایک گھنٹہ ٹھہرنے کا فیصلہ موٹر والوں سے کیا تھا۔ وہ دراصل یہی جگہ تھی۔ عکہ کا نام محض پروپیگنڈا تھا۔ بیروت سے چلتے وقت چونکہ موٹر ایجنسی کو سے فیصلہ کیا تھا۔ کہ عکہ میں ایک گھنٹہ ٹھہریں گے۔ چنانچہ موٹریں عکہ پہنچکر کھڑی ہوئیں۔ تو لوگوں سے پوچھا کہ بابیوں یا بہائیوں کے مکانات کہاں ہیں؟ اول تو لوگ حیران تھے۔ کہ بابی کون ہیں کہاں ہوتے ہیں۔ کیونکہ اولاً صرف بابی یا بہائی پوچھے تھے نام ان کے بعد میں لئے گئے محمد علی یا شوقی آفندی آخر نام لینے پر ایک آدمی نے کہا کہ ہاں ہاں وہ تو بہجہ میں رہتے ہیں۔ اور محمد علی کو آج ہی عصر کے وقت میں نے وہاں دیکھا تھا۔ معلوم کیا کہ کتنی دور ہے تو انہوں نے کہا ۲۰ کلو میٹر ایک دوسرے آدمی نے کہا کہ نہیں یہاں سے آدھ گھنٹہ کی مسافت پر موٹروں کو وہاں لے چلنے کو کہا گیا۔ تو موٹر والے اڑ گئے اور کہنے لگے۔ کہ وہ جگہ دُور ہے ہم وہاں نہ جائیں گے۔ ہم نے عکہ ٹھہرنے کا اقرار کیا تھا۔ نہ کسی دوسری جگہ۔

آخر بڑی ردوکد کے بعد انعام واکرام کے وعدے دیکر ان کو واپس لوٹایا۔ اور چار میل کے قریب فاصلہ طے کر کے ایک دوسرے گاؤں میں جو عکہ نہیں بلکہ بالکل الگ اور دوسرے مستقل نام سے مشہور ہے گئے۔ رات کا اندھیرا تھا موٹریں گرتی پڑتی ایک سنسان اور شہر خموشاں گاؤں کے ایک بڑے محل کے نیچے کھڑی ہوئیں۔ جہاں سے شیخ صاحب عرفانی اور مصری کو حضور نے بھیجا۔ کہ محمد علی یا شوقی آفندی میں سے کسی سے معلوم کریں۔ اگر موقعہ ہو تو ان سے ملکر بعض حالات معلوم کئے جائیں۔

شیخ صاحب ایک مقامی آدمی کو ساتھ لے گئے۔ جو پہلے ان کو شوقی آفندی کے مکان پر لے گیا۔ مگر شوقی آفندی کے گھر والوں نے دروازہ بھی نہ کھولا۔ اور اندر کھڑے کھڑے خائف و ترساں نظر آتے تھے۔ جواب دے دیا۔ کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ آخر محمد علی صاحب کے پاس گئے وہ ملا اور اس نے ملاقات پر آمادگی کا اظہار کیا۔

حضور معہ تمام خدام اس کے محل میں تشریف لے گئے اور حکم دیا کہ ہماری کوئی خصوصیت ظاہر نہ کی جائے۔ بلکہ اس طرح سے خلط ملط کیا جائے۔ کہ اس کو کسی خصوصیت کا پتہ نہ لگ سکے۔ چنانچہ چند دوست حضور کے آگے اور چند پیچھے ہو گئے۔ ایک بڈھا خادم دروازہ پر ملا۔ فارسی اور عربی دونوں بولتا تھا راہبری کر کے مکان کے اندر لے گیا۔ ایک کھلے دالان میں گدے دار بنچ بچھے ہوئے تھے لیمپ میز پر جل رہا تھا۔ دو ایک الماریاں کمرہ میں تھیں۔ ہم سب لوگ وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت کی کوئی خصوصیت نہ کی۔ جیسا کہ حکم تھا۔ تھوڑی دیر میں ایک چھوٹے قد کا بڈھا آدمی۔ ڈاڑھی کا صرف مونہہ پر نشان تھا کترائی ہوئی ایسی تھی۔ کہ شائد چٹکی میں بھی بال نہ آسکتے۔ سر کے بال سندھیوں کی طرح لمبے اور پیچھے کو ڈالے ہوئے تھے۔ رومی ٹوپی کے اوپر سفید ململ دو گز لپیٹی ہوئی تھی۔ اور ایک لمبا چغہ پہنا ہوا تھا جس سے ٹخنے بھی ڈھکے ہوئے تھے۔ معلوم نہیں نیچے پاجامہ تھا بھی یا کہ نہیں بالکل ایک معمولی آدمی آیا اس نے ہم سب کو سلام کیا مصافحہ کیا۔ اور حال پوچھا۔

حافظ (روشن علی رضی اللہ عنہ) صاحب نے پوچھا آپ کا نام کیا ہے؟ تب معلوم ہوا کہ محمد علی صاحب یہی ہیں۔ جن کی اتنی دھاک بنی ہوئی تھی ان کی شکل وشباہت دیکھتے ہی سارے معمے حل ہو گئے۔ اور سادا تانا بانا نظر آکر حقیقت آشکار ہو گئی۔ خلاصہ گفتگو درج ذیل کرتا ہوں بہائی کے مکان میں ایک قطعہ لکھا ہوا تھا۔

یا الابھیٰ کھے ع

بیان محمد علی صاحب بہائی بجوابات سوالات ما

میرا نام محمد علی ہے بہائی لقب ہے۔ ہندی میں آپ لوگ بھائی یعنے برادر بولتے ہیں۔ ہر شخص جو بہائی کے ہاں پیدا ہوتا ہے۔ بہائی نہیں ہوتا۔ اس علاقہ کا نام بقعہ ہے اور گاؤں کا نام منشیا ہے۔ اس قصر کا نام جس میں میں رہتا ہوں بہجہ ہے عکہ سے یہ مقام نصف گھنٹہ کی مسافت پر واقع ہے میں میلوں کا حساب نہیں جانتا۔ کیلو میٹر کا حساب جانتا ہوں۔ تین کیلو میٹر کا اندازہ ہوگا۔ مہمانوں کی آمد کا کوئی قانون نہیں کبھی کم آتے ہیں کبھی زیادہ۔ کبھی نہیں بھی آتے۔ آج کوئی نہیں آیا۔ آپ لوگوں کے سوا۔ کل بھی کوئی نہیں آیا۔ پرسوں کا مجھے علم نہیں۔ ماہوار اوسط کا بھی ہمارے پاس کوئی اندازہ نہیں۔ مہمانخانہ عمومی بھی ہمارا کوئی نہیں ہے۔

ہمیں منزل من است ہر کہ آید اھلاً وسھلاً دو قسم کے لوگ آتے ہیں بعض ایسے کہ زیارت کی اور چلدیئے۔ اور اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں تاکہ ہمیں تکلیف نہ ہو۔ خارجی مہمان گاہے آتے ہیں جو کبھی آتے ہیں اسی مکان میں ٹھہرتے ہیں۔ آپ لوگ بہائی ہیں یا کہ نہیں؟ بہائی یعنے برادر در عقائد۔ شوقی آفندی میں نے سنا ہے کہ چلا گیا ہے۔ اس کا مکان بند ہے۔ اس میں صرف دو دادی درجہ کے لوگ رہتے ہیں۔ جن کو آپ لوگ مالی کہتے ہیں۔

بہاء اللہ اسی جگہ رہتے تھے۔ اسی میرے والے مکان میں۔ ان کی وفات پر اس مکان پر میرا ہی قبضہ ہے۔ وصیت میرے حق میں تھی۔ امریکہ میں وہ وصیت انگریزی زبان میں ترجمہ ہو کر شائع ہوئی ہے۔ شوقی آفندی ان کا نواسہ ہے۔ اور میں بیٹا ہوں۔ میرے بھائی عباس کی چار لڑکیاں ہیں۔ ایک شوقی آفندی سے بیاہی ہے۔ باقی تینوں اسی کے پاس رہتی ہیں۔ اس وجہ سے کل املاک پر اسی کا قبضہ ہو گیا ہے۔

اس جگہ شوقی آفندی کے دو تین مرید ہیں۔ حیفا میں اکثر ہیں۔ مزار بہاء اللہ اسی جگہ ہے۔ اور وہ بھی شوقی آفندی کے قبضہ میں ہے۔ مزار آپ دیکھ سکتے ہیں۔ شوقی کے معتقد خدام (مساکین) لوگ ہیں۔ وہی جن کو آپ لوگ مالی کہتے ہیں۔ حیفا میں بعض بڑے بڑے لوگ بھی ہیں۔ مگر آپ نے اگر ان لوگوں کو دیکھا ہے تو سمجھ سکتے ہیں کہ کیسے بڑے ہیں۔ میرے کہنے کو شائد کسی خاص مصلحت پر مبنی یا کسی خاص وجہ کی بناء پر سمجھا جائے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ لوگ کیسے ہیں۔ ان کے چہروں سے ان کی حیثیت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ میرے کہنے کی ضرورت نہیں۔ رجال مساکین

تعداد کا سوال مجہول ہے ہمارا ملک غیر متمدن ہے ٹھیک حساب نہیں رکھ سکتے تخمینہ دس ملائین (دس ملین) کا ہے۔ ثبوت کوئی نہیں۔ صرف ایسا خیال ہے۔

شوقی آفندی امریکہ کے بہائیوں کے متعلق مبالغہ کرتے ہیں۔ میں مبالغہ میں دخل نہیں دیتا میرے اتباع بھی امریکہ میں ہیں۔ میرا لڑکا بھی امریکہ میں ہے۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ علیہ۔ میں قیاس نہیں کر سکتا۔ کہ زیادہ بہائی میرے ساتھ ہیں یا شوقی آفندی کے ساتھ۔

ایک کاغذ قلم دوات منگائی اور کہا۔ کہ آپ لوگ نام لکھائیں۔ تا کہ تعارف میں سہولت ہو۔ اور آئندہ رسل و رسائل میں بھی آسانی رہے۔ اور کوئی اخبارات وغیرہ آپ کو بھیجے جا سکیں۔

پھر ہمارے سوالات پر۔ رجسٹر مہمانان ہمارے ہاں کوئی نہیں ہے۔ وصیت اولاً عباس آفندی کے نام تھی۔ ان کے بعد میرے حق میں تھی۔ عباس آفندی زندگی میں ہی حیفا چلے گئے تھے۔ وہیں وفات پائی۔ اور وہیں مدفون ہیں۔

عکہ میں میرے مرید بہت کم ہیں۔ عرب نہیں ایرانی ہیں۔ خطوط کی آمد کا بھی میرے پاس کوئی حساب نہیں۔ دفتر بھی کوئی نہیں۔ مرید خط لکھتے ہیں۔ ہر خط کا جواب میں خود دیتا ہوں۔ فارسی اور عربی لکھ سکتا ہوں۔ خط میرا خوبصورت ہے۔ کیا آپ نے میرا خط نہیں دیکھا؟ (پھر چند قطعات اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے منگائے۔ اور ایک ایک کرکے دکھائے۔ واقعی بہت خوشخط لکھے ہوئے تھے) ہندوستان کے کسی بڑے بہائی کا نام میں نہیں بتا سکتا۔ محمود زرقانی ہندوستان میں رہا ہے۔ مگر اب وہ بھی آگیا ہے۔ ہندوستان میں میرا کوئی مرید نہیں ہے۔ لنڈن میں بھی کوئی نہیں۔ امریکہ میں ہیں۔ مصر میں ہیں۔ مگر نام کسی کا نہیں بتایا بار بار پوچھنے کے باوجود۔ نیویارک میں میرا لڑکا پندرہ سال سے رہتا ہے حیفا کے کسی بڑے بہائی کا نام نہیں بتایا۔ حیفا میں بھی میرا لڑکا ہے۔ بدیع اللہ آفندی نام ہے۔ مگر مکان چونکہ حیفا میں بے ترتیب ہیں۔ آپ کو تلاش میں دقت ہوگی۔

گورنمنٹ سے کوئی وظیفہ نہیں ملتا۔ نہ حکومت کی طرف سے مقرر ہے۔ اپنے ذاتی املاک ہی کفایت کرتے ہیں۔ ہم لوگ درویشانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ شوقی کے متعلق میں نہیں جانتا۔ کہ اسکو کوئی وظیفہ ملتا ہے یا نہیں۔

دراصل یہ مکان ایک تاجر کا تھا۔ ہم لوگ کرایہ پر رہتے تھے۔ اس کی موت پر بہاء اللہ نے یہ مکان اس تاجر کے ورثاء سے خرید لیا۔ ۲/۳ حصہ خریدا۔ ۱/۳ حصہ اسی کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ وہ ۲/۳ حصہ شوقی کے قبضہ میں ہے۔ میں اس مکان میں کرایہ پر رہتا ہوں۔ تاجر شامی تھا۔ زائرین سے ہم کوئی ہدیہ یا نذرانہ قبول نہیں کرتے۔ قبر کو سجدہ کرنے سے کوئی روکتا نہیں ہے۔ اپنی خوشی سے کوئی چاہے تو سجدہ کرے یا نہ کرے۔ مذہب کو اس سے کوئی تعلق نہیں یہ آداب ہیں ورنہ سجدہ دراصل حضرت غائب ہی کے لئے مخصوص ہے۔ عجم میں لوگ بادشاہوں کو سجدہ کرتے تھے۔ یہ سجدہ اسی کا بقیہ ہے۔ بطور احترام و ادب کے۔

(قبر کی طرف مونہہ کرکے نماز پڑھنے کا کوئی جواب نہ دیا اور ٹال گیا۔ اور منہ پھیر لیا۔ دو مرتبہ پوچھا دونوں مرتبہ منہ پھیر لیا) کہا کہ کیا آپ کے ملک کے رواج کے مطابق میں بھی آپ سے کوئی سوال کرسکتا ہوں؟ آپ نے تو مجھ سے کئی سوال کئے ہیں۔ اجازت دی گئی۔ پوچھا۔ آپ کون لوگ ہیں؟ ہم اہل سنت والجماعت ہیں۔ سوال آپ قادیانی ہیں؟ جواب۔ ہاں ہم لوگ قادیانی ہیں۔ اور سب قادیان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ لنڈن کو جارہے ہیں؟ مذہبی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے؟ جواب دیا گیا۔ ہاں لنڈن بھی جائیں گے مگر کانفرنس اصل مقصد نہیں ہے۔ اصل غرض نظام تبلیغ پر غور کرنا ہے۔ پھر کہا کہ میں نے "مقطم" میں آپ کا ذکر پڑھا تھا۔ اس نے آپ کی بہت تعریف کی ہے اور لکھا ہے کہ قادیانی علماء کا ایک وفد لنڈن جارہا ہے

باب کا مزار حیفا میں ہے ان کے جسم کے متعلق کوئی جھگڑا نہیں۔ تحقیقی اور یقینی بات یہی ہے۔ کہ انہی کا جسم اس مزار میں مدفون ہے۔ بہاء اللہ پہلے عکہ میں تھا۔ وہاں ہم لوگ ۹ سال تک قید رہے۔ اس کے بعد یہاں بہجہ میں آگئے۔

میں کتاب البیان دیتا ہوں۔ کتاب اقدس کوئی نہیں۔ صرف ایک نسخہ ہے۔ جو فارغ نہیں کرسکتا۔ کسی سے آپ کے واسطے منگایا تھا۔ مگر اس نے بھی عذر کیا ہے۔ کہ اس کی مجھے خود ضرورت ہے۔ کتاب پر دستخط کرنے اور لکھنے کی ضرورت نہیں۔ میں روبرو ہدیہ پیش کررہا ہوں۔ اور آپ لے رہے ہیں۔ پھر تحریر کی کیا ضرورت ہے۔ کتاب ہی کافی یادگار ہے۔ کہ میں خود پیش کرتا ہوں۔ آپ کے سوا اور کوئی ہوتا تو ہرگز ہرگز یہ نسخہ نہ دیتا۔

آخر حیفا میں اپنے لڑکے کے نام ایک رقعہ لکھ کر دیا۔ اور بہاء اللہ کا مزار دیکھنے کے متعلق خبر آئی۔ کہ ان مالیوں نے انکار کردیا اور کہا کہ رات کیوقت ہم نہیں کھولتے۔ دوبارہ سہ بارہ محمد علی صاحب کا نوکر گیا مگر انہوں نے انکار پر اصرار کیا۔ آخر حضرت نے فرمایا۔ خیر جانے دو۔

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم)

"یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اسکی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ ہمارا اردو انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھئے وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمائیے ہم یہاں سے انکو روانہ کردینگے۔ **عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن**

عدالت جناب چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج بہادر درجہ دوم فیروزپور

دیوا سنگھ ولد گیان سنگھ ذات جٹ ساکن تونیرڈھن تحصیل فیروزپور — مدعی

بنام

بچن سنگھ ولد چندا سنگھ قوم جٹ ساکن تونیرڈھن تحصیل فیروزپور۔ نتھا سنگھ ولد سروپ سنگھ قوم جٹ مشتری ثانی۔ ملوک سنگھ ولد کھڑک سنگھ بائع اقوام جٹ ساکنان چک گودھووالہ ریاست بہاولپور

دعویٰ دخلیابی جگہ بذریعہ حق شفع

مقدمہ صدر میں عدالت کو یقین ہوگیا ہے۔ کہ مدعا علیہم ۲ و ۳ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ان کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر جواب دہی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آوے گی۔

آج مورخہ ۲۷/۶/۴۴ بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

باجلاس جناب چوہدری حمید اللہ صاحب سب جج بہادر دوم فیروزپور

دیوا سنگھ ولد گیان سنگھ قوم جٹ ساکن تونیرڈھن تحصیل فیروزپور — مدعی

بنام

بچن سنگھ ولد چندا سنگھ ذات جٹ ساکن تونیرڈھن تحصیل فیروزپور مشتری — نتھا سنگھ پسر سروپ سنگھ ذات جٹ ساکن گودھووالہ مشتری ثانی۔ سروپ سنگھ ولد طوطا سنگھ ساکن گودھووالہ ریاست بہاولپور۔ مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی جگہ بذریعہ حق شفع

مقدمہ عنوان بالا میں عدالت کو یقین ہوگیا ہے کہ مدعا علیہم ۲ و ۳ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا ان کے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۴۴ء اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر جواب دہی مقدمہ نہ کرینگے تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آئے گی۔

آج مورخہ یکم جولائی ۱۹۴۴ء بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

درختانِ شیشم کی نیلامی

تعلیم الاسلام کالج قادیان کی گراؤنڈز کے ارد گرد کئی درختان شیشم کے جلد کٹوا دینے کا فیصلہ صدر انجمن احمدیہ نے کیا ہے۔ چنانچہ ان درختوں میں سے بارہ درخت تو سکول کی عمارت کے لئے محفوظ کر لئے جائیں گے۔ اور ۳۷ درخت ۱۴ر جولائی ۱۹۴۴ء کو بروز جمعہ صبح ۷ ½ بجے موقعہ پر نیلام کئے جائینگے۔ ان درختوں میں علاوہ جلانے کی لکڑی کے بہت سی کارآمد لکڑی بھی ہے۔ خواہشمند اصحاب موقعہ پر پہنچکر خرید فرمائیں۔ خریدار اصحاب زرِ ثمن اپنے ہمراہ لیتے آئیں۔

(ملک) مولا بخش ناظم جائداد

تقرر عہدہ داران

(۱) میاں عبدالقیوم صاحب جمعدار کلرک برگیڈ کوارٹر کو سکرٹری مال و محاسب اور ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ریلوے ہسپتال کو امین جماعت احمدیہ کوہاٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) چوہدری سلطان احمد صاحب کی جگہ مولوی غلام رسول صاحب جمبر مولوی فاضل کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا مقرر کیا جاتا ہے۔

ترسیل زر کے متعلق ضروری گذارش

محاسب صاحب کے نام رقم بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر یا علیحدہ خط پر اس رقم کی تفصیل ساتھ ہی بھیجا کریں۔ تا رقم آتے ہی داخل خزانہ ہو جایا کرے۔ اور دیر تک رقم امانت بلا تفصیل کی مد میں نہ پڑی رہے۔ نیز خط و کتابت پر فضول خرچ نہ ہو۔ مگر افسوس کہ احباب پھر بھی ایسا نہیں کرتے۔ اسلئے التماس ہے کہ احباب کرام اس گذارش پر عمل کریں جس سے انجمن کا بہت خرچ اور وقت بچتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور والٹن ٹریننگ سکول میں بطور ٹرین کلرک ٹریننگ حاصل کرنے کی غرض سے داخلہ کیلئے ۲۲ 8/44 تک امیدواران کی طرف سے مجوزہ فارم پر جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے سٹیشنوں سے ایک روپیہ میں مل سکتا ہے۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۳۵ عارضی اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۲۲ مسلمانوں کیلئے اور تین سکھوں، ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کیلئے مخصوص ہیں۔ اگر مسلمان مقررہ تعداد میں میسر نہ آسکیں۔ تو بقیہ تعداد غیر مخصوص قرار دی جائے گی۔

کم سے کم تنخواہ -/۴۰ روپیہ ماہوار دوران جنگ کیلئے سکیل ۶۰-۲-۵۰-۲ ½ -۳۰ علاوہ ازیں گرانی الاؤنس و دیگر الاؤنسز حسب قواعد دیئے جائینگے

تعلیمی قابلیت۔ میٹریکولیشن۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔

عمر ۲۴ 9/44 کو اٹھارہ اور پچیس سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

مکمل تفصیلات چیئرمین کے نام لفافہ ارسال کرنے پر جس پر اپنا پتہ درج ہو اور ٹکٹ چسپاں ہو۔ حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ دیواک میں گھری ہوئی جاپانی فوج نے مغرب کی طرف بھاگنے کی کوشش کی۔ دوشنبہ کی رات کو امریکن فوج سے اس کی لڑائی ہوئی۔ مریانا کے جزائر میں اب تک ۱۲۰۰۰ جاپانی مارے جا چکے ہیں۔ اور ایک ہزار قیدی بنائے گئے ہیں۔ امریکن وزیر بحر نے ایک بیان میں کہا کہ جزیرہ سائپان پر قبضہ سے جاپان کے خلاف ہوائی لڑائیوں میں بڑی مدد ملے گی۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ روسی فوجوں نے پولسک اور پسکاوف کے درمیان دو روز ہوئے نوے میل لمبے محاذ پر جو نیا حملہ شروع کیا تھا اس میں اسے خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ دہ دن میں اس محاذ پر بیس میل آگے بڑھ گئی ہے۔ اور ایک ہزار جگہوں پر قبضہ کر چکی ہے۔ سات ہزار جرمن مارے گئے اور پندرہ ہزار پکڑے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ کل سر فیروز خاں نون نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت برطانیہ اب تک ہندوستان کے اندرونی جھگڑوں سے الگ رہتی ہے۔ مگر اب ایسا وقت آگیا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ سائپان کے جزیرہ کی لڑائی میں ۱۹ ہزار یعنی ۹۵ فیصدی جاپانی مارے گئے۔ امریکن فوج کے ۱۵ ہزار سپاہی ہلاک مجروح اور مفقود الخبر ہیں۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ دارالعوام میں اپوزیشن نے تعلیمی بل میں ایک ترمیم پیش کی اور رائے شماری پر اسے ایک ووٹ زیادہ حاصل ہوا۔ اور اس طرح چرچل گورنمنٹ کو ایک ووٹ سے شکست ہوئی۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ بین الاقوامی مالی کانفرنس کے ایک ترجمان نے کہا۔ کہ اُدھار پٹہ کے قانون کے ماتحت ہندوستان نے امریکہ سے دس کروڑ اونس چاندی حاصل کی ہے۔ جو سکے بنانے میں استعمال کی جائیگی۔ ہندوستان ایک ایک رتی چاندی واپس کر دیگا۔

بمبئی ۱۳ر جولائی۔ گاندھی جی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں وائسرائے سے اس لئے ملاقات کرنی چاہتا ہوں۔ کہ جنگ میں میں امداد دینے کے لئے تیار ہوں۔ سول نافرمانی کا سوال فی الحال خارج از بحث ہے نیشنل گورنمنٹ کے قیام میں کانگرس امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دیئے جانے کی گارنٹی دی جائے۔ کانگرس جنگی کوششوں میں پورا تعاون کرے گی۔ وائسرائے اور کمانڈر انچیف کو جنگی امور پر کامل کنٹرول حاصل ہوگا۔

پشاور ۱۳ر جولائی۔ شاہ افغانستان نے امریکہ کے یوم آزادی کی تقریب پر صدر روزویلٹ کے نام ایک پیغام تہنیت ارسال کیا۔ امریکن سفیر متعینہ کابل نے اس تقریب پر سفارتخانہ میں عظیم الشان پارٹی دی۔

ٹانڈلیانوالہ ۱۲ر جولائی۔ گندم دڑہ ۹/-/- گندم ۵۹۱ ۹/۴/- نخود ۷/۲/- جو ۵/۸/- تودیہ ۱۲/-/- گھی ۱۲۳/۸/-

بمبئی ۱۲ر جولائی۔ نواب بہادر یار جنگ صاحب کی وفات کے متعلق کئی باتیں مشہور ہو رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کی موت زہر خورانی سے ہوئی ہے۔ وہ کسی کے ہاں کھانے پر مدعو تھے۔ مگر کھانے سے قبل حقّہ لایا گیا۔ آپ نے دو ہی کش لگائے تھے کہ فوراً بے ہوش ہو گئے۔ اور وہیں جان دے دی۔ خیال ہے۔ کہ تمباکو میں زہر کی آمیزش تھی۔

ہاپوڑ ۱۳ر جولائی۔ یہاں گندم کے نرخ گر رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ صرف ۲¼ ہزار تین سو بوری کی آمد ہوئی۔ گندم کا کنٹرول نرخ دس روپیہ سے پونے دس روپیہ کر دیا گیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ نرخ گرا کر ۸½ روپیہ من تک لانا چاہتی ہے۔ اچھی قسم کے چاول کا بھاؤ چالیس روپیہ من ہے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوج کا سپریم سٹاف روسی محاذ سے اب فرانس کے محاذ پر منتقل ہو چکا ہے۔

ماسکو ۱۳ر جولائی۔ ریاست لتھوینیا میں روسی پیشقدمی کی رفتار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹوں میں ۳۲ میل آگے بڑھ گئے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ مسٹر ایڈن نے ہاؤس آف کامنز میں اعلان کیا۔ کہ امید ہے امریکہ۔ برطانیہ اور فرنچ کمیٹی آف لبریشن میں عنقریب سمجھوتہ ہو جائے گا۔ جب تک جنرل ڈیگال واشنگٹن کے دورہ سے واپس نہیں آتے۔ برطانی حکومت اپنی پوزیشن کے متعلق کوئی بیان نہیں دے سکتی۔

دہلی ۱۳ر جولائی۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں میں اس امر پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ چین کے مشرقی اور جنوبی علاقوں میں جاپانیوں کے قدم مضبوط ہو رہے ہیں۔ اور کہ انہوں نے نو سو میل لمبا علاقہ مزید لے لیا ہے۔ برطانیہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار کی رائے ہے۔ کہ جاپان چین پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے اپنا سارا زور لگا دے گا۔ یہ خیال غلط ہے۔ کہ جاپانی پریشان ہیں۔

دہلی ۱۳ر جولائی۔ حکومت ہند بنکوں اور کمپنیوں کے سرمایہ پر کنٹرول کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ مسٹر ایڈن نے کامنز میں بیان کیا۔ کہ حکومت برطانیہ برطانوی نو آبادیات۔ حکومت ہند اور جرمن گورنمنٹ میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے رُو سے چند مستثنیات کے ساتھ نظر بندوں اور سویلین باشندوں کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔

لنڈن ۱۳ر جولائی۔ شیربورگ کے نچلے حصہ میں جرمنوں کو برابر نیچے کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ مغربی سرے پر لائے ڈی پیئے کے جنوب کی طرف امریکن فوج تین میل دُور پہنچ چکی ہے۔ اندر کی طرف سانگ لو میں جرمنوں کے لئے خطرہ بڑھ رہا ہے۔ شہر کے شمال اور مشرق کی طرف زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کاں کے محاذ پر دشمن کے جوابی حملے روک لئے گئے۔ مالٹو کے گاؤں پر گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اتحادی فوج نے یہاں قدم جما لئے ہیں۔

نارمنڈی میں مشرق سے مغرب کی طرف اتحادی سو میل آگے بڑھ چکے ہیں۔ جرمن توپخانہ کے سپاہیوں کو پیدل فوج کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ دشمن کو ٹینکوں اور سپاہیوں کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ اوڈوں اور اول کے درمیانی علاقہ میں جرمن بہت زیادہ ٹینکوں سے کام لے رہے ہیں۔ دو روز میں ان کو ۸۴ ٹینکوں کا نقصان ہوا۔

واشنگٹن ۱۳ر جولائی۔ نیوگنی میں بڑے زور کی لڑائی ہونے والی ہے۔ اس علاقہ میں گھری ہوئی جاپانی فوج بچ نکلنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے والی ہے۔ یہاں ابتداءً ساٹھ ہزار جاپانی فوج تھی۔ جو اب ۴۵ ہزار رہ گئی ہے۔

کانڈی ۱۳ر جولائی۔ اکھرول سے امپھال جانیوالی سڑک پر ہٹنے والے جاپانیوں میں افراتفری پھیل رہی ہے۔ جنوب کی طرف سے ان کے بچ نکلنے کے تمام

وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ احباب وصول فرما کر ممنون فرمائیں